روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعہ 6 مارچ 2009ء 8 ربیع الاول 1430 ہجری 6 امان 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 52

درود پہنچانے والے فرشتے

حضرت عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے زمین میں پھرتے رہتے ہیں اور وہ مجھے میری امت کی طرف سے سلام پہنچاتے ہیں۔

(سنن نسائی کتاب السھو باب السلام علی النبی حدیث نمبر 1265)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خدائے تعالیٰ کا ارادہ انبیاء اور اولیاء کی نسبت یہ ہوتا ہے کہ ان کے ہر یک قسم کے اخلاق ظاہر ہوں اور بہ پایۂ ثبوت پہنچ جائیں۔ سو خدائے تعالیٰ اسی ارادے کو پورا کرنے کی غرض سے ان کی نورانی عمر کو دو حصہ پر منقسم کر دیتا ہے۔ ایک حصہ تنگیوں اور مصیبتوں میں گزرتا ہے اور ہر طرح سے دکھ دیئے جاتے ہیں اور ستائے جاتے ہیں۔ تا وہ اعلیٰ اخلاق ان کے ظاہر ہو جائیں کہ جو بجز سخت تر مصیبتوں کے ہرگز ظاہر اور ثابت نہیں ہو سکتے۔ اگر ان پر وہ سخت تر مصیبتیں نازل نہ ہوں۔ تو یہ کیونکر ثابت ہو کہ وہ ایک ایسی قوم ہے کہ مصیبتوں کے پڑنے سے اپنے مولیٰ سے بے وفائی نہیں کرتے بلکہ اور بھی آگے قدم بڑھاتے ہیں۔ .... سو خدا تعالیٰ ان پر مصیبتیں نازل کرتا ہے تا ان کا صبر، ان کا صدق قدم، ان کی مردی، ان کی استقامت، ان کی وفاداری، ان کی فتوت شعاری لوگوں پر ظاہر کر کے الاستقامت فوق الکرامت کا مصداق ان کو ٹھہراوے۔ کیونکہ کامل صبر بجز کامل مصیبتوں کے ظاہر نہیں ہو سکتا اور اعلیٰ درجے کی استقامت اور ثابت قدمی بجز اعلیٰ درجے کے زلزلے کے معلوم نہیں ہو سکتی اور یہ مصائب حقیقت میں انبیاء اور اولیاء کے لئے روحانی نعمتیں ہیں جن سے دنیا میں ان کے اخلاق فاضلہ جن میں وہ بے مثل و مانند ہیں ظاہر ہوتے ہیں اور آخرت میں ان کے درجات کی ترقی ہوتی ہے۔ ....

اور دوسرا حصہ انبیاء اور اولیاء کی عمر کا فتح میں، اقبال میں، دولت میں، بمرتبۂ کمال ہوتا ہے تا وہ اخلاق ان کے ظاہر ہو جائیں کہ جن کے ظہور کے لئے فتح مند ہونا، صاحبِ اقبال ہونا، صاحب دولت ہونا، صاحب اختیار ہونا، صاحبِ اقتدار ہونا، صاحبِ طاقت ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ اپنے دکھ دینے والوں کے گناہ بخشنا اور اپنے ستانے والوں سے درگذر کرنا اور اپنے دشمنوں سے پیار کرنا اور اپنے بداندیشوں کی خیر خواہی بجا لانا یہ سب اخلاق ایسے ہیں جن کے ثبوت کے لئے صاحبِ دولت اور صاحبِ طاقت ہونا شرط ہے اور اسی وقت یہ پایۂ ثبوت پہنچتے ہیں کہ جب انسان کے لئے دولت اور اقتدار دونوں میسر ہوں۔ پس چونکہ بجز زمانۂ مصیبت وادبار زمانۂ دولت واقتدار یہ دونوں قسم کے اخلاق ظاہر نہیں ہو سکتے۔ اس لئے حکمت کاملہ ایزدی نے تقاضا کیا کہ انبیاء اور اولیاء کو ان دونوں طور کی حالتوں سے کہ جو ہزار ہا نعمتوں پر مشتمل ہیں متمتع کرے۔ .... آنحضرت ﷺ پر کمال وضاحت سے یہ دونوں حالتیں وارد ہو گئیں اور ایسی ترتیب سے آئیں کہ جس سے تمام اخلاق فاضلہ آنحضرت ﷺ مثل آفتاب کے روشن ہو گئے اور مضمون انک لعلی خلق عظیم کا بہ پایۂ ثابت پہنچ گیا اور آنحضرت ﷺ کے اخلاق کا دونوں طور پر علیٰ وجہ الکمال ثابت ہونا تمام انبیاء کے اخلاق کو ثابت کرتا ہے کیونکہ آنجناب نے ان کی نبوت اور ان کی کتابوں کو تصدیق کیا اور ان کا مقرب اللہ ہونا ظاہر کر دیا ہے۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 ص 277 تا 285)

کوئز کتب حضرت مسیح موعود

(مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

۞ شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان امسال ایک ''کوئز مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود'' کا انعقاد کر رہی ہے۔ جس میں پاکستان بھر کے اضلاع سے دو خدام پر مشتمل ٹیم شامل ہو سکے گی۔ مقابلے میں اول، دوم اور سوم آنے والی ٹیموں کو حسب ذیل انعامات دیئے جائیں گے

اول: 15 ہزار روپے (بمع سیٹ روحانی خزائن)

دوم: 10 ہزار روپے (بمع سیٹ روحانی خزائن)

سوم: 5 ہزار روپے (بمع سیٹ روحانی خزائن)

شرائط: اس مقابلہ میں پاکستان کے تمام اضلاع سے معیار عام کے خدام حصہ لے سکتے ہیں۔ یہ مقابلہ مجلس، ضلع اور علاقہ کی سطح پر بالترتیب منعقد کئے جائیں گے اور ان مقابلہ جات میں کامیاب ہونے والی ٹیم فائنل مقابلے میں حصہ لے سکے گی۔

نصاب: نصاب میں روحانی خزائن جلد 3 میں شامل کتب فتح اسلام، توضیح مرام اور ازالہ اوہام ہیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

ضرورت ٹیچر

۞ نصرت جہاں اکیڈمی گرلز میں انگلش کے مضمون کیلئے خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے۔

تعلیمی قابلیت: ایم اے انگلش، بی اے انگلش لٹریچر بی ایڈ

براہ مہربانی مندرجہ بالا تعلیمی قابلیت رکھنے والی خواتین جو خدمت کا جذبہ بھی رکھتی ہوں جلد سے جلد اپنی درخواستیں اور تعلیمی دستاویزات محلّہ کے صدر کی تصدیق کے ساتھ ادارہ میں جمع کروا دیں۔ شکریہ

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول)

طاہر ہومیو پیتھی ہسپتال میں تعطیل

۞ طاہر ہومیو پیتھی ہسپتال اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ مورخہ 18 تا 28 مارچ 2009ء تک بند رہے گا۔ احباب مطلع رہیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 523

سلامتی کے شہزادے اور "بے تاج بادشاہ"

(قسط اول)

پاکستان کے ایک فاضل سکالر جناب امیر علی خاں صاحب حال ہی میں "حیات اولیاء کرام کا انسائیکلو پیڈیا" کے نام سے ایک ضخیم تالیف سپرد قلم کی ہے جس کے دیباچہ میں لکھا ہے۔

"یہ بات ہر ایک کے علم میں ہے کہ یہ دنیا فانی ہے انبیائے کرام بھی آئے اور اپنا مقررہ وقت پورا ہونے پر اپنے مالک حقیقی کے پاس چلے گئے تو اسی طرح اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم بھی اپنا اپنا عرصہ حیات پورا کرنے کے بعد رخصت ہوگئے ہیں اور ان کو مدتیں بیت چکی ہیں۔ مگر ان کی یاد لوگوں کے دلوں میں اور دماغوں سے محو نہیں ہوئی۔

اور ان کے نام پر بڑے احترام و عقیدت کے ساتھ پھول نچھاور کرتے چلے جاتے ہیں اور انشاء اللہ یہ سلسلہ تا حیات کائنات جاری و ساری رہے گا۔

گویا کہ یہ بے تاج بادشاہ نہیں بلکہ شہنشاہ تھے جن کی عظمت کو کوئی کم نہیں کرسکتا۔ ان کے برعکس دنیاوی حکمرانوں کی داستانیں ہیں جن کو زمانہ اپنے ذہنوں سے خود بھلانے کی کوشش کرتا ہے۔............

............ان کا طریقہ کتاب اللہ (قرآن پاک) اور سنت رسولؐ (یعنی حضرت محمد عربیؐ کی شریعت) کی پابندی اور اتباع تھا۔ انہوں نے عبادات، مجاہدات کئے تو دنیا و مافیھا سے بے خبر محض اللہ تعالیٰ کے سامنے صحیح معنوں میں جھک گئے اور ان سے ہم کلام ہوئے۔ ان کی طبیعت میں سوز و گداز اور دردمندی سے بھرا ہوا جذبہ تھا کسی کو دکھ درد میں دیکھتے تو وہ تڑپ اٹھتے تھے۔

............انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے حکومتوں کو ٹھکرا دیا۔ اقتدار کو لات ماری اور جنگلوں اور ویرانوں میں جا کر ذکر الٰہی اور عبادات و مجاہدات میں مصروف و مشغول ہو کر اپنے مقاصد کو حاصل کیا۔............

یہ کتاب ایسے ہی مردان حق، توحید کے پروانوں، اللہ تعالیٰ کے سفیروں کے مختصر حالات زندگی پر مصنف کی ایک حقیر سی کوشش ہے جنہوں نے عشق حقیقی کی کرنوں کے حصول کے لئے اپنی زندگی وقف کردی اور جب وہ جان سپاری کے ان مراحل سے استقامت اور صبر سے گزرے تو وہ تمام کائنات میں برگزیدہ اور سربلند کہلائے اور امت کے روشن ستارے بن کر چمکے۔"

(حیات اولیاء کرام کا انسائیکلوپیڈیا صفحہ 27-28)

ذیل میں جناب مولف ہی کے الفاظ میں قدیم مسلم دنیا کے ان بے تاج شہنشاہوں اور "اللہ تعالیٰ کے سفیروں" میں چند اولیاء عظام کا تذکرہ زیب قرطاس کیا جاتا ہے۔ یہ وہ برگزیدہ ہستیاں تھیں جو اللہ سے ہم کلام ہونے کا شرف رکھتے تھے۔

سو روگ کی دوا یہی وصل الٰہی ہے
اس قید میں ہر ایک گناہ سے رہائی ہے
دیدار گر نہیں ہے تو گفتار ہی سہی
حسن و جمال یار کے آثار ہی سہی

حضرت امام ابوحنیفہؒ

(ولادت 699ء۔ وفات 767ء)

آپ کا آبائی پیشہ تجارت تھا اور اسی کو آپ نے بھی اختیار کرلیا آپ نے بھی ریشم کے چند تھان بغرض فروخت رکھ لئے اور خرید و فروخت شروع کر دی۔ آپ نے اپنے ملازموں کو تنبیہ کر رکھی تھی کہ کپڑے میں کوئی نقص ہو تو گاہک کو اس سے آگاہ کرو۔ آپ کی تجارت بہت وسیع تھی اور دور دور تک شہرت پھیل چکی تھی۔ دوسرے شہروں میں بھی آپ کے ایجنٹ کام کرتے تھے یہ سب کچھ آپ کے ایماندارانہ رویے کی بنیاد سے تھا۔ مگر اتنی تیزی اور وسیع تجارت کے ہوتے ہوئے بھی یہ حالت تھی کہ:۔

ناجائز طور پر ایک پیسہ بھی آپ کے خزانے میں داخل نہ ہوسکتا تھا۔ اس احتیاط کی بدولت کبھی کبھی آپ کو نقصان بھی اٹھانا پڑتا تھا۔ مگر اس کی کچھ پرواہ نہ کرتے تھے۔

آپ کی دیانت داری کا ایک واقعہ قارئین کی نذر کیا جاتا ہے:۔

"آپ نے اپنے ملازموں کو ہدایت کر رکھی تھی کہ کپڑے کے نقائص سے گاہک کو آگاہ کر دیا کریں۔ مگر ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ دکان کے ملازم نے ایسا نقص والا تھان فروخت کر دیا۔ مگر گاہک کو اس نے آگاہ نہ کیا۔ مگر جب آپ نے ملازم سے دریافت کیا تو ملازم نے کہا کہ اسے آپ کی ہدایت یاد نہیں رہی۔ تو آپ نے یہ سن کر سارے تھانوں کی قیمت جو بیس ہزار درہم ہوئی تھی وہ سب کی سب خیرات کر دی۔

(حیات اولیاء کرام کا انسائیکلوپیڈیا صفحہ 395)

ضلع سرگودھا کی جماعتوں میں خلافت جوبلی پروگرام

بھیرہ

صد سالہ جوبلی کے مبارک دن کے حوالے سے ضلع سرگودھا میں 27 مئی 2008ء کے مبارک دن کو منانے کیلئے 26 مئی کو تقریب کا آغاز بھیرہ سے کیا گیا۔ نماز ظہر و عصر کے بعد جلسہ کا آغاز تلاوت و نظم سے ہوا۔ ازاں بعد مکرم مربی صاحب ضلع نے خطاب کیا۔ بعدہ ایک پنجابی نظم پڑھی گئی اور پھر امیر صاحب ضلع نے تقریر کی اور تقریر کے اختتام پر دعا کرائی۔

اس مبارک دن کے موقع پر ضلع کی جماعتوں میں خلافت جوبلی کے حوالے سے تحائف بھی تقسیم کئے گئے۔ بھیرہ کے جلسہ کے اختتام پر شاملین جلسہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے مکان، مکتب، دواخانہ (جو غیروں کے قبضہ میں ہے) کی زیارت کی بعد ازاں سب احباب وقفہ وقفہ سے حضرت خلیفہ اول کی بیت الذکر اور گھر گئے اور نوافل ادا کئے۔ اس جلسہ کی حاضری 350 تھی۔

27 مئی کو دن کا بھیرہ آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ فجر کے بعد درس ہوا اور پھر ایک بکرے کی قربانی دی گئی۔ ظہرانہ کے بعد حضور انور کا خطاب افراد نے بیت الذکر میں سنا۔ اس دن چراغاں بھی ہوا۔

نیوسول لائن سرگودھا شہر

27 مئی کے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ اس دن 3 بکرے بھی قربان کئے گئے۔ بیت الذکر نیوسول لائن کے ہال میں تین بڑے ٹی۔ وی نصب کئے گئے جن کے ذریعہ احباب نے کثرت سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا معرکۃ الآراء خطاب سماعت کیا۔ اس موقع پر 350 کے قریب حاضری تھی۔ حضور کے خطاب سے قبل جوس کے ڈبے احباب کی خدمت میں پیش کئے گئے اور ساتھ مٹھائی بھی تقسیم کی گئی۔ حضور کے خطاب کے اختتام پر نماز مغرب و عشاء پڑھی گئیں۔ بعدہٗ احباب کی خدمت میں طعام پیش کیا گیا۔

اس مبارک دن کے موقع پر بیت الذکر کو برقی لائٹوں اور قمقموں سے سجایا گیا تھا۔

دھول بالا

27 مئی کو دن کا آغاز نماز تہجد اور درس سے ہوا۔ صدقات دیئے گئے حضور کا خطاب احباب نے بیت الذکر میں سنا۔ حاضری 36 تھی۔ بعدہٗ کھانا بھی تقسیم کیا گیا۔

ککڑانی

27 مئی کو دن کا آغاز نماز تہجد اور درس سے ہوا۔ جلسہ خلافت منعقد کیا گیا۔ بعدہٗ طعام ہوا۔

سیدنو، دودہ، ٹھیڑی، چھنی تاجہ

27 مئی کو دن کا آغاز تہجد سے ہوا۔ خلافت پر درس ہوا۔ بعد ازاں حسب توفیق صدقات دیئے گئے۔ حضور کا خطاب بھرپور طریق سے سنا حاضری 127 رہی۔ خطاب سے قبل کھانا پیش کیا گیا۔

78 جنوبی

خدا تعالیٰ کے فضل سے خلافت جوبلی کا دن بھرپور طور پر منایا گیا۔ جس میں ہر فرد جماعت نے حصہ لیا۔ 27 مئی کو دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ بعد فجر درس قرآن ہوا اور اجتماعی دعا ہوئی۔ حضور انور کا خطاب تمام افراد نے سنا۔ اس موقع پر 48 کی تعداد میں غیر از جماعت مہمان بھی شامل تھے۔ بعدہٗ کھانا پیش کیا گیا۔ اگلے روز چراغاں کیا گیا۔

چک نمبر 35 شمالی

27 مئی کو نماز تہجد اجتماعی ادا کی گئی۔ احباب کو صل علیٰ کے ذریعہ اٹھانے کا انتظام کیا گیا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم اور خلافت کی اہمیت پر مختصراً درس دیا گیا۔ دوپہر کو کھانے کا انتظام کیا گیا۔ MTA پر اجتماعی پروگرام دیکھنے کا انتظام کیا گیا۔

اور حضور انور کے خطاب کے بعد مٹھائی کا انتظام کیا گیا۔ پروگرام میں 108 افراد شامل ہوئے۔

کوٹ مومن

27 مئی 2008ء کو نماز تہجد ادا کی گئی۔ تمام احباب نے ایم ٹی اے پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب سنا جس کا انتظام بیت الذکر میں کیا گیا تھا اس کے علاوہ دوپہر کا کھانا اجتماعی طور پر دیا گیا اور حضور کے خطاب سے قبل چائے اور مٹھائی احمدی احباب کو دی گئی نماز ظہر و عصر جمع کر کے ادا کی گئیں۔ بیت الذکر میں چراغاں بھی کیا گیا۔ حاضری 60 رہی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے نظیر قربانیاں

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

جو مصیبتیں اور مشکلات ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں آئیں اس کی نظیر انبیاء علیہم السلام کے سلسلے میں کسی کے لئے نہیں پائی جاتی۔ آپ نے اسلام کی خاطر وہ دکھ اٹھائے کہ قلم ان کے لکھنے اور زبان ان کے بیان سے عاجز ہے اور اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کیسے جلیل الشان اور اولوالعزم نبی تھے اگر خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت آپ کے ساتھ نہ ہوتی تو ان مشکلات کے پہاڑ کو اٹھانا ناممکن ہو جاتا اور اگر کوئی اور نبی ہوتا تو وہ بھی رہ جاتا۔

(لیکچر لدھیانہ۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 280)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

اُسوہ انسان کاملؐ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عفوو درگزر اور دلوں کی فتح

ہمارے آقاؐ نے دشمنوں کو نہ صرف معاف فرما دیا بلکہ احسان کا بھی سلوک فرمایا

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق فاضلہ کی بنیاد صفات الٰہیہ کو قرار دیتے اور حسبِ استطاعت یہ صفات اختیار کرنے کی تلقین فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ''عَــفُــوّ'' ہے یعنی وہ بہت معاف کرنے والا ہے۔ انسان کے لئے بھی یہ خلق اختیار کرنا ضروری ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی اس صفت میں رنگین ہو کر وہ ایک کامل انسان بن سکے۔

اسلام سے پہلے توریت میں قصاص اور برابر کے بدلہ کی تعلیم بھی سختی پر مبنی تھی۔ اسلام نے عدل سے ایک قدم آگے بڑھ کر احسان کی تعلیم دیتے ہوئے عَــفُــوّ کی طرف توجہ دلائی، مگر ساتھ ہی یہ وضاحت فرمائی کہ عفو کا خلق اس وقت قابل تعریف ہے، جب برمحل ہو۔ اگر کمزوری اور بدلہ لینے کی طاقت نہ ہونے کی وجہ سے معاف کیا جائے تو یہ عفو قابل تعریف نہیں۔ عفو وہ قابل تعریف ہے، جس کے نتیجہ میں اصلاح ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''بدی کا بدلہ کی جانے والی بدی کے برابر ہوتا ہے'' پس جو کوئی معاف کرے بشرطیکہ وہ اصلاح کرنے والا ہو تو اس کا اجر اللہ پر ہے یقیناً وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا ہے۔ (سورۃ الشوریٰ: 41)

رسول کریمؐ کو بطور خاص عفو کا خُلق ودیعت کیا گیا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ آپ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ ''اللہ کی خاص رحمت کی وجہ سے تو اُن کیلئے نرم ہو گیا اور اگر تو تندخو اور سخت دل ہوتا تو وہ ضرور تیرے گرد سے دور بھاگ جاتے۔ پس ان سے عفو اور درگزر کر اور ان کے لئے بخشش کی دعا کر''۔

(سورۃ آل عمران: 160)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عفو کے بے نظیر نمونے دوستوں اور دشمنوں کے بارہ میں ظاہر ہوئے اور آپؐ نے ثابت کر دکھایا کہ آپ اللہ تعالیٰ کی صفت ''عفو'' کے بہترین مظہر ہیں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے رسول اللہؐ کی توریت میں بیان فرمودہ علامت پوچھی گئی تو انہوں نے بیان کیا ''کہ وہ نبی تندخو اور سخت دل نہ ہوگا۔ نہ بازاروں میں شور کرنے والا۔ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دے گا بلکہ عفو اور بخشش سے کام لے گا''۔

(بخاری کتاب البیوع باب کراھیۃ الشغب فی السوق)

دراصل ان کا اشارہ توریت کی اس پیشگوئی کی طرف تھا۔ جس میں لکھا ہے۔ ''وہ قوموں میں عدالت جاری کرے گا وہ نہ چلّائے گا نہ شور کرے گا نہ بازاروں میں اس کی آواز سنائی دے گی وہ مسلے ہوئے سرکنڈے کو نہ توڑے گا اور ٹمٹماتی بتی کو نہ بجھائے گا وہ راستی سے عدالت کرے گا۔ (یسعیاہ: 4-42/2)

حضرت عائشہؓ نبی کریمؐ کے عفو وکرم کے بارہ میں یہ گواہی دیتی تھیں کہ نبی کریمؐ نے کبھی اپنی ذات کی خاطر اپنے اوپر ہونے والی کسی زیادتی کا انتقام نہیں لیا۔ (مسلم کتاب الفضائل)

حضرت خدیجہؓ کے صاحبزادے ھند کو رسول اللہؐ کے زیر تربیت رہنے کی سعادت ہوئی تھی۔ ان کی روایت ہے کہ رسول اللہؐ دنیا اور اس کے اغراض کی خاطر کبھی غصے نہیں ہوتے تھے۔ اپنی ذات کی خاطر نہ کبھی آپ غصے ہوئے نہ بدلہ لیا۔

(شمائل ترمذی باب ماجاء فی کلام رسول اللہؐ)

مدینہ میں آنے کے بعد ایک دفعہ نبی کریمؐ انصاری سردار حضرت سعد بن عبادہؓ کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ راستے میں یہود مشرکین اور مسلمانوں کی ایک مجلس میں منافقوں کا سردار عبداللہ بن ابی بھی موجود تھا۔ رسول اللہؐ کی سواری کے آنے سے گرد اُٹھی تو اس نے منہ ڈھانپ لیا اور رسول اللہؐ کو برا بھلا کہنے لگا۔ نبی کریمؐ جب سعد بن عبادہؓ کے گھر پہنچے اور ان سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو انہوں نے مدینہ کے مخصوص حالات میں عبداللہ بن ابی سے درگزر کرنے کی درخواست کی۔ اور رسول کریمؐ نے اسے معاف کر دیا۔ (بخاری کتاب الاستیذان)

اور ایسا صدق دل سے معاف کیا کہ اس کی تمام تر گستاخیوں اور شرارتوں کے باوجود اس کی وفات پر اس کا جنازہ پڑھایا۔ حضرت عمرؓ نے بااصرار اس کا جنازہ پڑھانے سے روکتے ہوئے رسول اللہؐ کو عبداللہ بن ابی کی سب زیادتیاں اور دشمنیاں یاد کرائیں۔ مگر رسول کریمؐ نے مسکراتے ہوئے فرمایا اے عمر! پیچھے ہٹ جاؤ۔ مجھے اختیار دیا گیا ہے کہ ''تم ان کے لئے استغفار کرو یا نہ کرو (برابر ہے) اگر تم ستر مرتبہ بھی استغفار کرو تو اللہ ان کو نہیں بخشے گا۔'' پھر فرمایا اگر مجھے پتہ ہو کہ ستر سے زائد مرتبہ استغفار سے یہ بخشے جائیں گے تو میں ستر سے زائد بار استغفار کروں۔ پھر آپؐ نے اس کا جنازہ پڑھایا۔ جنازہ کے ساتھ قبر تک تشریف لے گئے اور تدفین تک وہاں رہے۔

(بخاری کتاب الجنائز)

غزوۂ ذات الرقاع میں تعاقب کر کے ارادہ قتل کے لئے آنے والے غورث بن حارث کو بھی آپؐ نے معاف فرما دیا۔ جس نے حضورؐ کے سوتے ہوئے قتل کے ارادہ سے آپؐ کی تلوار پر قبضہ کر لیا تھا۔ مگر آپؐ کے الٰہی رعب و ہیبت سے قتل پر قادر نہ ہوسکا۔ اس جانی دشمن کو بھی آپؐ نے معاف فرما دیا۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوہ ذات الرقاع)

زہر دینے والی سے عفو

غزوہ خیبر کے بعد مشہور یہودی جرنیل مرحب کی بہن نے ایک بکری کے گوشت میں زہر ملا کر اس کا بھُنا ہوا گوشت آنحضرتؐ کی خدمت میں بطور تحفہ بھیجا۔ رسول کریمؐ دستی کا گوشت کھانے لگے اور دیگر صحابہ نے بھی کھایا۔ اچانک رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کھانے سے ہاتھ روک لو۔ پھر حضورؐ نے اس یہودی عورت کو بلا کر فرمایا کیا تم نے اس کھانے میں زہر ڈالا تھا۔ اس نے کہا ہاں مگر آپؐ کو کیسے پتہ چلا۔ حضورؐ نے اپنے ہاتھ میں دستی کے گوشت کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس نے بتایا۔ حضورؐ نے پوچھا کہ تمہارا مقصد کیا تھا۔ کہنے لگی میں نے سوچا اگر آپ نبی ہیں تو یہ زہر آپ کو کوئی نقصان نہیں دے گا۔ اگر نہیں ہیں تو آپ سے ہماری جان چھوٹ جائے گی۔ آنحضورؐ نے اس عورت کو معاف کر دیا اور اسے کوئی سزا نہیں دی۔

حضورؐ کے ایک صحابی، جنہوں نے یہ گوشت کھایا تھا، زہر کے اثر سے فوت بھی ہو گئے اور رسول اللہؐ پر اس زہر کا اثر آخری بیماری میں بھی تھا اور آپ اپنے گلے میں اس کی وجہ سے تکلیف محسوس کرتے تھے۔

(ابوداؤد کتاب الدیات باب فیمن سقی رجلا سما او اطعمہ)

فتح مکہ کے موقع پر رسول کریمؐ نے عفو کے شاندار اور بے نظیر نمونے قائم فرمائے اور یوں محض مکہ کی بستی اور مکان ہی فتح نہیں کئے بلکہ مکینوں کے دل بھی جیت لئے۔

مرتد کی معافی

عبداللہ بن سعد بن ابی سرح بھی انہی لوگوں میں سے تھا جو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا کاتب وحی تھا۔ اس نے کلام الٰہی میں تحریف اور خیانت کے جرم کا ارتکاب کیا۔ جب اس کی یہ چوری پکڑی گئی تو بغاوت اور ارتداد اختیار کرتے ہوئے مسلمانوں کے حریف قریش مکہ سے جاملا۔ وہاں جا کر اس جھوٹے الزام کی کھلم کھلا اشاعت کی کہ جو میں کہتا تھا اس کے مطابق وحی بنا کر لکھ لی جاتی تھی۔ اسکی محاربانہ سرگرمیوں کے باعث اسے واجب القتل قرار دیا گیا۔ اور بعض مسلمانوں نے نذر مانی کہ وہ اس دشمن خدا اور رسول کو قتل کریں گے۔ مگر یہ اپنے رضاعی بھائی حضرت عثمانؓ غنی کی پناہ میں آکر معافی کا طالب ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پہلے تو اعراض فرمایا مگر حضرت عثمانؓ کی بار بار درخواست پر کہ میں اسے امان دے چکا ہوں۔ حضورؐ نے اسے معاف کر دیا اور اسکی بیعت قبول فرمالی۔

بعد میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ سے (جن میں عبداللہ کے قتل کی نذر ماننے والے صحابی بھی شامل تھے) پوچھا کہ جب تک میں نے معافی اور بیعت منظور نہیں کی تھی اس دوران عبداللہ کو قتل کر کے اپنی نذر پوری نہ کر لینے کی کیا وجہ ہوئی؟ کیونکہ نذر پوری کرنا اللہ کا حق ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا آپ کا ادب مانع تھا۔ حضورؐ ہمیں ادنیٰ سا اشارہ ہی فرمادیتے کہ نذر پوری کرنے میں کوئی روک نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کیا خوبصورت جواب ارشاد فرمایا کہ آنکھ کے مخفی اشارے کی خیانت بھی نبی کی شان سے بعید ہے۔ اس طرح کلام پاک میں خیانت کے مرتکب اس مجرم کے ساتھ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سلوک روا رکھنا گوارا نہ فرمایا کہ اسے خاموشی سے قتل کروا دیا جائے۔ غالباً صحابہ کو یہی سبق دینے کیلئے آپؐ نے ان سے یہ سوال پوچھا تھا۔ ورنہ اس رسولِ امین کا فیصلہ تو یہ ہے کہ ایک مسلمان عورت نے بھی جسے امان دی وہ ہماری امان شمار ہوگی۔ پھر حضرت عثمانؓ جیسے جلیل القدر صحابی کی امان کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں کوئی کیسے جرأت کرسکتا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی واضح فیصلہ سے قبل ایسا اقدام کرے۔

بیعت کی قبولیت کے بعد عبداللہ اپنے جرائم کے باعث حیاء کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آنے سے کتراتا تھا۔ اس رحیم وکریم اور عالی ظرف رسولؐ نے اسے محبت بھرا پیغام بھجوایا کہ اسلام قبول کرنا اس سے پہلے کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

(السیرۃ الحلبیہ جلد 3 ص 104-102 مطبوعہ بیروت)

ھبار کی معافی

چند واجب القتل مجرموں میں ایک شخص ھبار بن

الاسود بھی تھا جس نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینبؓ پر مکہ سے مدینہ ہجرت کے وقت نیزے سے قاتلانہ حملہ کیا اور وہ اونٹ پر سے ایک پتھریلی چٹان پر گر گئیں۔ اس حادثہ کے نتیجہ میں ان کا حمل ضائع ہو گیا اور بالآخر یہی چوٹ انکے لئے جان لیوا ثابت ہوئی۔ اس جرم کی بناء پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے قتل کا فیصلہ فرمایا تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر تو یہ بھاگ کر کہیں چلا گیا۔ بعد میں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس مدینہ تشریف لائے تو ھبار حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور رحم کی بھیک مانگتے ہوئے عرض کیا کہ پہلے تو میں آپؐ کے ڈر سے فرار ہو گیا تھا مگر پھر آپ کے عفو و رحم کا خیال مجھے آپؐ کے پاس واپس لایا ہے۔ اے خدا کے نبی! ہم جاہلیت اور شرک میں تھے۔ خدا نے ہمیں آپؐ کے ذریعہ ہدایت دی اور ہلاکت سے بچایا۔ پس میری جہالت سے صرف نظر فرمائیں بے شک میں اپنے قصوروں اور زیادتیوں کا اقراری اور معترف ہوں۔
عفو و کرم کے اس پیکر نے اپنی صاحبزادی کے اس قاتل کو بھی بخش دیا اور فرمایا ''جاؤ ھبار! میں نے تجھے معاف کیا۔ اللہ کا یہ احسان ہے کہ اس نے تمہیں قبول اسلام کی توفیق دی۔'' پھر رحمۃ للعالمین ھبار کو محبت بھری تسلیاں دیتے ہیں کہ اسلام قبول کرنا سابقہ گناہوں کا ازالہ کر دیتا ہے۔

(السیرۃ الحلبیہ جلد 3 ص 106 مطبوعہ بیروت)

ابوجہل کے بیٹے سے عفو

واجب القتل مجرموں میں دشمن اسلام ابوجہل کا بیٹا اور مشرکین مکہ کا سردار عکرمہ بھی تھا جس نے ساری عمر اسلام کی مخالفت اور عداوت میں گزار دی۔ مسلمانوں اور بانی اسلام کو وطن سے بے وطن کیا، پھر مدینے میں بھی چین سے بیٹھنے نہ دیا۔ ان پر جنگیں مسلط کیں اور ان کے خلاف لشکر کھینچ کر لے آیا۔ حدیبیہ کے مقام پر مسلمانوں کو عمرہ کرنے سے روکا اور پھر اس موقع پر جو معاہدہ کیا اسے توڑنے اور پامال کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ فتح مکہ کے موقع پر امن کے اعلان عام کے باوجود ہتھیار نہ ڈالے بلکہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ خالد بن ولید کے دستے پر حملہ کر کے حرم میں خونریزی کا موجب بنا۔ اپنے ان گھناؤنے جرائم کی معافی کی کوئی صورت نہ دیکھ کر فتح مکہ کے بعد عکرمہ یمن کی طرف بھاگ کھڑا ہوا۔ اس کی بیوی ام حکیمؓ مسلمان ہو گئی تھی۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار عفو سے اپنے خاوند کی معافی اور امن کی طالب ہوئی۔ سبحان اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس جانی دشمن کے لئے بھی امان نامہ عطا فرمایا۔ اس کی بیوی تلاش میں اس کے پیچھے گئی، اسے جا لیا اور کہا ''میں اس عظیم انسان کے پاس سے آئی ہوں جو بہت ہی صلہ رحمی کرنیوالا ہے۔ تم اپنے آپ کو ہلاک مت کرو۔ میں تمہارے لئے پروانہ امان لے کر آئی ہوں۔'' عکرمہ کو اپنے جرائم کے خیال سے معافی کا یقین تو نہ آتا تھا مگر اپنی بیوی پر اعتماد کرتے ہوئے واپس لوٹ آیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں حاضر ہوا تو آپ نے اسے بھی معاف کر دیا۔

(السیرۃ الحلبیہ جلد 3 ص 92 دار احیاء التراث العربی بیروت)

عکرمہ پر لطف و کرم

عکرمہ کو نہ صرف معاف کیا بلکہ کمال شفقت و محبت کا سلوک کیا۔ اپنے اس جانی دشمن کو خوش آمدید کہا اور دشمن قوم کے اس سردار کے اعزاز کیلئے کھڑے ہو گئے۔

(مؤطا امام مالک کتاب النکاح باب المشرک اذا اسلمت زوجتہ)

اپنی چادر اس کی طرف پھینک دی جو امان عطا کرنے کے علاوہ احسان کا اظہار بھی تھا۔ پھر فرط مسرت سے اس کی طرف آگے بڑھے۔ عکرمہ نے عرض کیا میری بیوی کہتی ہے آپؐ نے مجھے معاف فرما دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں یہ درست کہتی ہے۔ عکرمہ کا سینہ کھل گیا اور وہ بے اختیار کہہ اٹھا۔ اے محمدؐ! واقعی آپ تو بہت ہی صلہ رحمی کرنیوالے اور بے حد حلیم اور بہت ہی کریم ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ تب ہمارے آقا کی خوشی دیکھنے والی تھی، مشرکین کے لشکر کا سالار مسلمان ہو رہا تھا، آج رسول اللہؐ کی خوشیوں کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا، آپؐ کے خوابوں کی تعبیریں پوری ہو رہی تھیں۔ آپؐ نے ایک رویا میں ابوجہل کے ہاتھ میں جنتی پھل انگور کے خوشے دیکھے تھے، آج ابوجہل کے بیٹے عکرمہ کے قبول اسلام سے اس کی تعبیر ظاہر ہوئی۔ رسول اللہؐ خوشی سے مسکرا رہے تھے۔ صحابہؓ نے استفسار کیا تو فرمایا کہ میں خدا کی شان اور قدرت پر حیران ہو کر خوشی سے مسکراتا ہوں کہ بدر میں عکرمہ نے جس مسلمان صحابی کو قتل کیا تھا وہ شہید صحابی اور عکرمہ دونوں جنت میں ایک ہی درجے میں ہوں گے۔ بعد میں جنگ یرموک میں عکرمہ کی شہادت سے یہ بات مزید کھل کر ظاہر ہو گئی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عکرمہ کے اسلام سے خوش ہو کر فرمایا کہ اے عکرمہ! آج جو مانگنا ہے مجھ سے مانگ لو میں اپنی توفیق و استطاعت کے مطابق تمہیں عطا کرونگا وعدہ کرتا ہوں۔ یہ موقع تھا کہ سردار مکہ کا بیٹا شہنشاہ عرب سے منہ مانگا انعام لے سکتا تھا، مگر اب وہ دنیا دار عکرمہ یکسر بدل چکا تھا۔ توحید و رسالت کا صدق دل سے اقرار کر کے اور رسول اللہؐ کے حسن اخلاق سے متاثر ہو کر اس کی ہستی میں ایک انقلاب رونما ہو چکا تھا۔ اس نے عرض کیا اے خدا کے رسولؐ! میرے لئے اپنے مولیٰ سے بخشش کی دعا کیجئے کہ جو دشمنی میں نے آج تک آپؐ سے کی وہ اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی وقت دعا کیلئے خدا کے حضور ہاتھ پھیلا دیئے اور عرض کرنے لگے ''مولیٰ اے میرے مولیٰ! عکرمہ کی سب عداوتیں اور قصور معاف فرما دے'' اور خود آپ نے بھی صدق دل سے عکرمہ کو ایسا معاف کیا کہ مسلمانوں کو تاکید کی کہ دیکھو عکرمہؓ کے سامنے اس کے باپ ابوجہل کو برا بھلا نہ کہنا اس سے میرے ساتھی عکرمہ کی دلآزاری ہوگی اور اسے تکلیف پہنچے گی۔ دشمن کے ساتھ حسن سلوک کے لحاظ سے نبی کریمؐ کا کتنا عظیم خلق ہے۔ جس کی نظیر پیش نہیں کی جا سکتی۔ عکرمہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں آج تک آپ کی مخالفت میں اپنا جتنا مال خرچ کیا ہے۔ اب میں اللہ کی راہ میں بھی اتنا مال خرچ کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابۃ جلد 4 ص 5 مطبوعہ بیروت)

ھند سے حسن سلوک

ان مجرموں میں ابوسفیان کی بیوی ھند بنت عتبہ بھی تھی۔ جس نے اسلام کے خلاف جنگوں کے دوران کفار قریش کو اکسانے اور بھڑکانے کا فریضہ خوب ادا کیا تھا۔ وہ رجزیہ اشعار پڑھ کر اپنے مردوں کو انگیخت کیا کرتی تھی کہ اگر تم فتح مند ہو کر لوٹو گے تو ہم تمہارا استقبال کریں گی، ورنہ ہمیشہ کیلئے جدائی اختیار کر لیں گی۔

(السیرۃ النبویۃ ابن ہشام جلد 3 ص 151 مطبوعہ دار المعرفہ بیروت)

جنگ اُحد میں اسی ھند نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت حمزہؓ کی نعش کے ساتھ انسانیت سوز سلوک کیا تھا۔ ان کے ناک کان اور دیگر اعضاء کاٹ کر لاش کا حلیہ بگاڑا اور ان کا کلیجہ چبا کر آتش انتقام سرد کی تھی۔ فتح مکہ کے بعد جب رسول اللہؐ نے عورتوں کی بیعت لی تو یہ ھند بھی نقاب اوڑھ کر آ گئی کیونکہ اسکے جرائم کی وجہ سے اسے بھی واجب القتل قرار دیا گیا تھا۔ بیعت کے دوران اس نے بعض شرائط بیعت کے بارہ میں استفسار کیا تو نبی کریم پہچان گئے کہ ایسی دیدہ دلیری ھند ہی کر سکتی ہے۔ آپ نے پوچھا ''کیا تم ابوسفیان کی بیوی ھند ہو!'' اس نے کہا ''یا رسول اللہؐ! اب تو میں دل سے مسلمان ہو چکی ہوں جو کچھ پہلے گزر چکا آپ بھی اس سے درگذر فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک فرمائے گا۔''

نفرت کو محبت سے بدلنے کا انقلاب

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظرف دیکھو کہ اپنے محبوب چچا کا کلیجہ چبانے والی ھند کو بھی معاف فرما کر ہمیشہ کیلئے اس کا دل جیت لیا۔ ھند پر آپ کے عفو و کرم کا ایسا اثر ہوا کہ اس کی کایا ہی پلٹ گئی اس نے اپنا دل بھی شرک و بت پرستی سے پاک کیا اور گھر میں موجود تمام بت توڑ کر نکال باہر کئے۔

اسی شام ھند نے رسول اللہ ﷺ کے لئے ضیافت کے اہتمام کی خاطر دو بکرے ذبح کروائے اور بھون کر حضورؐ کی خدمت میں بھجوائے۔ خادمہ کے ہاتھ پیغام بھجوایا کہ ھند بہت معذرت کرتی ہیں کہ آج کل جانور کم ہیں اس لئے یہ جو حقیر سا تحفہ پیش کرنے کی توفیق پا رہی ہوں قبول فرمائیں۔

ہمارے محسن آقا و مولا نے جو کسی کے احسان کا بوجھ اپنے اوپر نہ رکھتے تھے۔ اسی وقت دعا کی کہ ''اے اللہ ھند کے بکریوں کے ریوڑ میں بہت برکت ڈال دے۔'' یہ دعا بڑی شان کے ساتھ قبول ہوئی۔ ھند کی بکریوں میں ایسی برکت پڑی کہ سنبھالی نہ جاتی تھیں۔ پھر تو ھند رسول خدا کی دیوانی ہو گئیں، خود کہا کرتی تھیں کہ یا رسول اللہ ﷺ ایک وقت تھا جب آپ کا گھر میری نظر میں دنیا میں سب سے زیادہ ذلیل اور حقیر تھا، مگر اب یہ حال ہے کہ روئے زمین پر تمام گھرانوں سے معزز اور عزیز مجھے آپ کا گھر ہے۔

(السیرۃ الحلبیہ جلد 3 ص 118 مطبوعہ بیروت)

وہ لوگ جو اسلام پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ اسکی اشاعت تلوار کے زور سے ہوئی۔ ذرا وہ بتائیں تو سہی کہ وہ کونسی تلوار تھی جس نے عکرمہؓ اور ھندؓ کا دل فتح کیا تھا، بلاشبہ وہ رسول اللہؐ کی بے پایاں رحمت ہی تھی۔

دشمن اسلام صفوان پر احسان

صفوان بن امیہ مشرکین مکہ کے ان سرداروں میں سے تھا، جو عمر بھر مسلمانوں سے نبرد آزما رہے۔ فتح مکہ کے موقع پر عکرمہؓ کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے اعلان امن کے باوجود خالد بن ولیدؓ کے اسلامی دستے پر حملہ آور ہوئے تھے۔ پھر بھی نبی کریمؐ نے صفوان کے لئے بطور خاص کسی سزا کا اعلان نہیں فرمایا۔ مکہ فتح ہونے کے بعد یہ خود سخت نادم اور شرمندہ ہو کر یمن کی طرف بھاگ کھڑا ہوا، کیونکہ اپنے جرائم سے خوب واقف تھا اور اپنے خیال میں ان کی معافی کی کوئی صورت نہ پاتا تھا۔ اس کے چچا حضرت عمیر بن وہبؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپؐ نے تو ہر اسود و احمر کو امان دے دی ہے۔ اپنے چچا زاد کا بھی خیال کیجئے اور اسے معاف فرمائیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفوان کو بھی معاف فرما دیا۔ حضرت عمیرؓ نے عرض کیا کہ مجھے اپنی امان کا کوئی نشان بھی عطا فرمائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا وہ سیاہ عمامہ معافی کی علامت کے طور پر اتار کر دے دیا جو فتح مکہ کے روز آپؐ نے پہنا ہوا تھا۔ عمیرؓ نے جا کر صفوان کو معافی کی خبر دی تو اسے یقین نہ آتا تھا کہ اسے بھی معافی ہو سکتی ہے۔ اس نے عمیرؓ سے کہا ''تو جھوٹا ہے۔ میری نظروں سے دور ہو جا، میرے جیسے انسان کو کیسے معافی مل سکتی ہے؟ مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے۔'' حضرت عمیرؓ نے اسے سمجھایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے تصور سے بھی کہیں زیادہ بہت احسان کرنیوالے اور حلیم و کریم ہیں، ان کی عزت تمہاری عزت اور ان کی حکومت تمہاری حکومت ہے۔ اس یقین دہانی پر صفوان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آتے ہی پہلا سوال یہی دریافت کیا کہ کیا آپ نے مجھے امان دی ہے؟ رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے

فرمایا ہاں میں نے تمہیں امان دی ہے۔ صفوان نے عرض کیا کہ مجھے دو ماہ کی مہلت دے دیں کہ اپنے دین پر قائم رہتے ہوئے مکہ میں ٹھہروں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار ماہ کی مہلت عطا فرمائی۔ یوں اپنے بدترین دشمن سے بھی اعلیٰ درجہ کا حسن سلوک کر کے خلق عظیم کی شاندار مثال قائم فرمادی۔

(مؤطا امام مالک کتاب النکاح باب نکاح المشرک اذا اسلمت زوجتہ)

بالآخر چند ہی دنوں میں آپ نے صفوان کا دل اپنی جودوسخا سے جیت لیا۔ محاصرہ طائف سے واپسی پر حضورؐ ایک وادی کے پاس سے گزرے۔ جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مال خمس وفَے کے جانوروں کے ریوڑ چر رہے تھے۔ صفوان حیران ہوکر طمع بھری آنکھوں سے ان کو دیکھنے لگا۔ حضورؐ صفوان کو دیکھ رہے تھے۔ فرمانے لگے ''اے صفوان! کیا یہ جانور تجھے بہت اچھے لگ رہے ہیں؟'' اس نے کہا ہاں!'' آپؐ نے فرمایا ''جاؤ یہ سب جانور میں نے تمہیں بخش دیئے۔'' صفوان بے اختیار یہ کہہ اٹھا کہ خدا کی قسم! اتنی بڑی عطا اتنی خوش دلی سے سوائے نبی کے کوئی نہیں کرسکتا یہ کہہ کر وہیں رسول اللہؐ کے قدموں میں ڈھیر ہوگیا اور اسلام قبول کرلیا۔

(السیرۃ النبویہ لابن ھشام جلد 4 ص 60 مکتبہ المصطفی البابی الحلبی)

وحشی۔ قاتلِ حمزہؓ سے درگزر

ان واجب القتل مجرموں میں وحشی بن حرب بھی تھا۔ جس نے اپنی غلامی سے آزادی کے لالچ میں غزوۂ احد میں سامنے آکر مقابلہ کرنے کی بجائے چھپ کر اسلامی علمبردار حضرت حمزہؓ پر قاتلانہ حملہ کر کے انہیں شہید کیا تھا۔ فتح مکہ کے بعد یہ طائف کی طرف بھاگ گیا۔ بعد میں مختلف علاقوں سے سفارتی وفود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔ وحشی کو کسی نے مشورہ دیا کہ نبی کریمؐ سفارتی نمائندوں کا بہت احترام کرتے ہیں۔ بجائے چھپ چھپ کر زندگی گزارنے کے تم بھی کسی وفد کے ساتھ دربار نبویؐ میں حاضر ہوکر عفو کی بھیک مانگ لو۔ چنانچہ وہ طائف کے سفارتی وفد کے ساتھ آیا۔ حضورؐ سے آپ کے چچا کے قتل کی معافی چاہی۔ آپؐ نے دیکھ کر فرمایا تم وحشی ہو۔؟ اس نے کہا ''جی حضورؐ! اب میں اسلام قبول کرتا ہوں۔'' آپؐ نے فرمایا ''حمزہ کو تم نے قتل کیا تھا'' اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے اس واقعہ کی تفصیل پوچھی۔ اس نے بتایا کہ کس طرح تاک کر اور چھپ کر ان کو نیزا مارا اور شہید کیا تھا۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کی اپنے محبوب چچا کی شہادت کی یاد ایک بار پھر تازہ ہوگئی۔ صحابہؓ نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ شاید اس وقت آپؐ کو حضرت حمزہؓ کے احسانات بھی یاد آئے ہوں گے۔ وہ ابوجہل کی ایذاؤں کے مقابل پر آپؐ کی سپر بن کر اسلام کی کمزوری کے زمانہ میں مسلمان ہوئے تھے اور آخر دم تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست و بازو بنے رہے۔ یہ سب کچھ دیکھ کر اور قدرت وطاقت پاکر جذبات انتقام میں کسی قدر تلاطم برپا ہوسکتا ہے اس کا اندازہ اہل دل ہی کرسکتے ہیں۔ مگر دوسری طرف وحشی قبول اسلام کا اعلان کر کے عفو کا طالب ہو چکا تھا۔ آپؐ نے کمال شفقت اور حوصلہ کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ جاؤ اے وحشی! میں تمہیں معاف کرتا ہوں۔ کیا تم اتنا کر سکتے ہو کہ میری نظروں کے سامنے نہ آیا کرو؟ تاکہ اپنے پیارے چچا کی المناک شہادت کی دکھ بھری یاد مجھے بار بار ستاتی نہ رہے۔ وحشی نے رسول اللہؐ کا یہ حیرت انگیز احسان دیکھا تو آپ کے حسن خلق کا معترف ہوکر صدق دل سے مسلمان ہوا اور حضرت حمزہؓ کے قتل کا کفارہ ادا کرنے کی سوچ میں پڑ گیا۔ پھر اس نے اپنے دل میں یہ عہد کیا کہ اب میں اسلام کے کسی بڑے دشمن کو ہلاک کر کے حضرت حمزہؓ کے قتل کا بدلہ چکاؤں گا۔ حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں مسیلمہ کذاب کو قتل کر کے کیفر کردار تک پہنچانے والا یہی وحشی تھا جس کا دل محمد مصطفیؐ نے محبت سے جیت لیا تھا۔

(السیرۃ الحلبیہ جلد 3 ص 118 مطبوعہ بیروت)

حارث اور زھیر کی معافی

حارث بن ہشام اور زھیر بن امیہ بھی عکرمہ اور صفوان کے ساتھیوں میں سے تھے۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امان قبول کرنے کی بجائے مزاحمت کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ فتح مکہ کے بعد پشیمان تھے کہ نامعلوم اب ان کے ساتھ کیا سلوک ہو۔ چنانچہ انہوں نے نبی کریمؐ کی چچازاد بہن ام ہانیؓ سے معافی کیلئے سفارش چاہی۔ یہ دونوں ان کے سسرالی عزیز تھے۔ حضرت ام ہانیؓ نے انہیں امان دے کر اپنے گھر میں ٹھہرایا۔ پہلے اپنے بھائی حضرت علیؓ سے ان کی معافی کیلئے بات کی۔ حضرت علیؓ نے صاف جواب دیا کہ ایسے معاندین اسلام کو تو میں خود اپنے ہاتھ سے قتل کرونگا۔ تب ام ہانیؓ نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ ذرا سوچیئے دو ظالم دشمنان اسلام کیلئے ایک عورت کی امان کیا حیثیت رکھتی ہے! مگر اُم ہانیؓ نے نبی کریمؐ کی خدمت میں جا کر عرض کیا کہ میرا بھائی علی کہتا ہے کہ وہ اس شخص کو جسے میں نے امان دی ہے قتل کرے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وسعت حوصلہ دیکھو آپؐ نے فرمایا۔ ''اے ام ہانی! جسے تم نے امان دی اسے ہم نے امان دی۔'' چنانچہ ان دونوں دشمنان اسلام کو بھی معاف کردیا۔

(السیرۃ النبویہ لابن ھشام جلد 4 ص 92 مطبوعہ بیروت)

حارث بن ہشام کو جو قریش کے سرداروں میں سے تھے۔ نبی کریمؐ نے صرف معاف ہی نہیں فرمایا، سو اونٹوں کا تحفہ بھی عطا کیا۔ بعد میں یہ غزوہ یرموک میں شامل ہوئے اور اس میں شہید ہوئے۔ یہ وہی حارثؓ ہیں جنہوں نے اپنے دوسرے دو زخمی مسلمان بھائیوں عکرمہؓ اور سہیلؓ کو پیاسا دیکھ کر خود پانی پینے کی بجائے انہیں پلانے کا اشارہ کیا اور یوں ایثار کرتے ہوئے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کردی تھی۔

(اسد الغابہ جلد 1 ص 351,352 داراحیاء التراث العربی بیروت)

حارث بن ہشام کا اپنا بیان ہے کہ جب ام ہانیؓ نے مجھے اطلاع دی کہ رسول اللہؐ نے ان کی پناہ قبول فرمالی ہے تو کوئی بھی مجھ سے تعرض نہیں کرتا تھا۔ البتہ مجھے حضرت عمرؓ کا ڈر تھا لیکن وہ بھی ایک دفعہ میرے پاس سے گزرے میں بیٹھا ہوا تھا مگر انہوں نے بھی کوئی تعرض نہ کیا۔ اب مجھے صرف اس بات کی شرم تھی کہ میں رسول اللہؐ کو کیا منہ دکھاؤں گا کیونکہ حضورؐ کو دیکھنے سے مجھے وہ تمام باتیں اور اپنی وہ دشمنیاں یاد آجائیں گی جو میں ہر موقعے پر آپؐ کے خلاف مشرکوں کے ساتھ مل کر کرتا رہا تھا، لیکن جب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملا، اس وقت وہ مسجد میں داخل ہورہے تھے۔ آپؐ کمال شفقت سے میری خاطر رک گئے۔ نہایت خندہ پیشانی اور بشاشت سے میرے ساتھ ملاقات فرمائی۔ تب میں نے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوکر اسلام قبول کرلیا اور حق کی گواہی دے دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس موقع پر فرمایا کہ سب حمد اس اللہ کی ہے جس نے تمہیں ہدایت دی۔ تمہارے جیسا عقلمند انسان اسلام سے کس طرح لاعلم اور دور رہ سکتا تھا۔

(السیرۃ الحلبیہ جلد 3 ص 117 مطبوعہ بیروت)

دلوں کی فتح

رحمۃ للعالمین اہل مکہ کیلئے امان کا اعلان کرتے ہوئے خانہ کعبہ پہنچتے ہیں اور بعض بد بخت یہ منصوبے بنا رہے ہیں کہ اگر آج اس عظیم فاتح کو قتل کردیا جائے تو مسلمانوں کی فتح شکست میں بدلی جاسکتی ہے۔ طواف کے وقت ایک شخص فضالہ بن عمیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے ارادہ سے آپؐ کے قریب آیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اس کے ناپاک منصوبے کی اطلاع کردی۔ آپؐ نے نام لے کر بلایا تو وہ گھبرا گیا۔ آپؐ نے پوچھا۔ ''کس ارادہ سے آئے ہو؟'' تو وہ جھوٹ بول گیا۔ آپؐ مسکرائے اور اسے اپنے قریب کر کے پیار سے اُس کے سینے پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ فضالہ بعد میں کہا کرتا کہ جب آنحضرتؐ نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا تو میری تمام نفرت دور ہوگئی اور مجھے ایسے لگا کہ دنیا میں سب سے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ فضالہ نے اس حسن سلوک سے متاثر ہوکر اسی وقت اسلام قبول کرلیا۔ یہ تھی دلوں کی فتح جو ہمارے آقا و مولا کو فتح مکہ کے دن حاصل ہوئی۔

(السیرۃ النبویہ لابن ھشام جلد 4 ص 59)

دشمن پر احسان

محاصرۂ طائف سے واپسی پر مشہور شاعر کعب بن زھیر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دراصل ان کے والد زھیر نے اہل کتاب کی مجالس میں ایک نبی کی آمد کا ذکر سن رکھا تھا اور اپنے بیٹوں کو وصیت کی تھی کہ اسے قبول کریں۔ رسول اللہؐ کی بعثت پر ان کے ایک بیٹے بجیر نے تو اسلام قبول کرلیا۔ جب کہ کعب رسول اللہؐ اور مسلمان خواتین کی عزت پر حملہ کرتے ہوئے گندے اشعار کہتا تھا اور اس بناء پر رسول اللہؐ نے اس کے قتل کا حکم دیا تھا۔

کعب کے بھائی نے اسے لکھا کہ مکہ فتح ہو چکا ہے اسلئے تم آکر رسول اللہؐ سے معافی مانگ لو۔ چنانچہ اس نے رسول اللہؐ کی شان میں ایک قصیدہ لکھا جو ''بَانَتْ سُعَادُ'' کے نام سے مشہور ہے۔ وہ مدینہ آکر اپنے ایک جاننے والے کے پاس ٹھہرا۔ اہل مدینہ میں اسے کوئی پہچانتا نہ تھا۔ اس نے فجر کی نماز نبی کریمؐ کے ساتھ مسجد نبوی میں جاکر ادا کی اور رسول اللہؐ کی خدمت میں اپنا تعارف کرائے بغیر کہنے لگا کہ یارسول اللہ! کعب بن زھیر تائب ہوکر آیا ہے اور معافی کا خواستگار ہے اگر اجازت ہو تو اسے آپ کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ آپؐ نے فرمایا ''ہاں'' تو کہنے لگا ''میں ہی کعب بن زھیر ہوں'' یہ سنتے ہی ایک انصاری حضورؐ کے سابقہ حکم کے مطابق اسے قتل کرنے کے لئے اُٹھے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا نہیں اب اسے چھوڑ دو، یہ معافی کا خواستگار ہوکر آیا ہے۔ پھر اس نے اپنا قصیدہ حضورؐ کی شان میں پیش کیا اور جب یہ شعر پڑھا۔

اِنَّ الرَّسُوْلَ لَسَیْفٌ یُسْتَضَاءُ بِہٖ
مُھَنَّدٌ مِنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ مَسْلُوْلُ

کہ یہ رسول ایک ایسی تلوار ہے جس کی چمک سے روشنی حاصل کی جاتی ہے۔ یہ زبردست سونتی ہوئی ھندی تلوار ہے جو اللہ کی تلواروں میں سے ہے۔ رسول اللہؐ یہ قصیدہ سن کر بہت خوش ہوئے اور اپنی چادر دست مبارک سے بطور انعام اس کے اوپر ڈال دی۔ یوں یہ دشمن رسول بھی آپؐ کے دربار سے معافی کے ساتھ انعام بھی لے کر لوٹا۔

(السیرۃ الحلبیہ جلد 3 ص 214,215)

خلیفہ خدا بناتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:

''ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے۔ اگر بندوں پر اس کو چھوڑا جاتا تو جو بھی بندوں کی نگاہ میں افضل ہوتا اسے وہ اپنا خلیفہ بنالیتے۔ لیکن خلیفہ خود اللہ تعالیٰ بناتا ہے اور اس کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں۔ وہ اپنے ایک کمزور بندے کو چنتا ہے جس کے متعلق دنیا سمجھتی ہے کہ اسے کوئی علم حاصل نہیں، کوئی روحانیت اور بزرگی اور طہارت اور تقویٰ حاصل نہیں۔ اسے بہت کمزور جانتے ہیں اور بہت حقیر سمجھتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو چن کر اس پر اپنی عظمت اور جلال کا ایک جلوہ کرتا ہے اور جو کچھ وہ تھا اور جو کچھ اس کا تھا اس میں سے وہ کچھ بھی باقی نہیں رہنے دیتا اور خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے سامنے کلی طور پر فنا اور نیستی کا لبادہ وہ پہن لیتا ہے۔''

(الفضل 17 مارچ 1967ء)

مکرم رمضان احمد طاہر صاحب

جوشاندے کا مفید کاروبار۔ چند تجاویز

یہ کھانسی، نزلہ، زکام، بخار اور گلے کی تکالیف کا بہترین علاج ہے

خدائے رحمان نے محض اپنے فضل اور رحم کے ساتھ ان علاقوں میں جہاں سردی ہوتی ہے امراض سینہ زیادہ ہوتے ہیں ان کے علاج کے لئے استعمال ہونے والی ادویات نسبتاً زیادہ پیدا فرمائیں۔ چنانچہ بنفشہ، ملٹھی، عناب، منقیٰ، انجیر، گاؤ زبان وغیرہ ایسے ہی علاقوں کی سوغاتیں ہیں، زمانہ قدیم میں حکماء نے ان اجزاء کو یکجا کر کے ایک نسخہ ترتیب دیا جس کا نام جوشاندہ تجویز ہوا اس نسخہ کو بہت ہی مفید ہونے کی وجہ سے مقبول عام کی سند ملی۔ لوگ آج بھی پورے اعتماد کے ساتھ نزلہ، زکام، کھانسی دوران بخار اور گلے کی تمام تکالیف میں جوشاندہ استعمال کرتے ہیں۔ آجکل جوشاندہ چھوٹے چھوٹے پیکٹوں کی صورت میں بھی دستیاب ہے اور بہت فروخت ہو رہا ہے اور فائدہ مند ہے۔

شروع شروع میں دو تین معیاری دوا ساز اداروں نے جوشاندہ کو (Instant) صورت میں تیار کرنا شروع کیا بعد ازاں رفتہ رفتہ بہت سے لوگوں نے یہ کام شروع کر دیا اس طرح ''جوشاندہ'' جیسا مفید و موثر نسخہ محض مصنوعی رنگوں، خوشبوؤں اور چینی کا مرکب رہ گیا ہے۔ مقابلتاً جوشاندہ کے اجزاء کو معروف طریق پر جوش دے کر استعمال کرنا زیادہ مفید ہے ذیل میں دیئے گئے چارٹ کا بغور مطالعہ کریں فوائد سے آگہی کے ساتھ ساتھ اس کو تجارتی بنیادوں پر تیار کر کے بازار میں فروخت کرنے کا ہنر بھی حاصل ہوگا نہایت قلیل رقم لگا کر یہ کاروبار شروع کیا جا سکتا ہے بے روزگار حضرات متوجہ ہوں۔

برصغیر میں یہ جانی پہچانی دیسی دوا ہے جو کہ مفید و موثر ہونے کی علاوہ کم خرچ بھی ہے صاف ستھرے اجزا مناسب وزن میں پیک کریں لیبل ضروری ہے جس پر قیمت، فوائد، طریقہ استعمال وغیرہ درج ہو نیز تمام اجزاء کے نام بھی لکھے ہوں اس بارہ میں فکرمندی والی بات نہیں۔ کسی بھی کمپوزنگ سنٹر سے لیبل بنوا کر فوٹو کاپیئر سے بھی کام شروع کیا جا سکتا ہے پرنٹنگ کروانے پر بھی خرچہ زیادہ نہیں ہوتا۔ البتہ خوبصورتی بڑھ جاتی ہے جو کسی بھی پروڈکٹ کے بکنے کی ضامن ہے 6x4 انچ سائز کے شیشہ پلاسٹک تھیلی میں جوشاندہ ڈال کر دوسری تھیلی چڑھا دیں درمیان میں لیبل رکھ دیں اور تھیلی کا منہ سیل کر دیں اس کام کے لئے کاروباری لوگ ''سیلر'' استعمال کرتے ہیں جو کہ بجلی سے چلتا ہے اور ہزار پندرہ صد روپیہ کا ہوتا ہے۔ سیلر نہ ہونے کی صورت میں لوہا کاٹنے والی آری کا بلیڈ تھیلی کے منہ سے نصف انچ پیچھے رکھ کر موڑ لیں اور موم بتی سے سیل کر لیں بلیڈ کی وجہ سے سیل یکساں ہوگی خوبصورت لگے گی۔

بہرحال یہ جوشاندہ کا تقریباً 42 گرام وزنی پیکٹ ہر طرح مکمل ہے زود اثر ہے استعمال کرنے والا دوبارہ بوقت ضرورت اسی کو ترجیح دے گا ایک بہت ہی معیاری دیسی دوا ساز ادارہ پاکستان بھر میں سپلائی کر رہا ہے۔

لیبل کی پرنٹنگ وغیرہ اچھی قسم کا خرچہ نیز لیبر خرچہ بھی شامل کر لیں تب بھی یہ بہترین دیسی دوا کا پیکٹ 7 روپے میں تیار ہو جاتا ہے ایک پیکٹ جوشاندہ ایک کلو پانی میں خوب جوش دے کر چھ سات کپ تیار ہوتا ہے جس کو چھ سات مریض بیک وقت یا ایک مریض چھ سات بار پی سکتا ہے یعنی بہت ہی سستا علاج ہے لہٰذا اگر صارف کو دس روپیہ میں بھی ملے مفید ہے بیروزگار حضرات اس پر غور کر سکتے ہیں۔ مہنگائی کے اس دور میں بھی صرف دس ہزار روپیہ سے یہ کاروبار بہترین طریق سے شروع کیا جا سکتا ہے اس رقم میں ایک ہزار پیکٹ جوشاندہ تیار ہو سکتا ہے جو کہ آغاز کے لئے بہت مناسب تعداد ہے ایک یا دو رنگی پرنٹنگ کروا کر نیز خام مال کی خریداری کرنے کے بعد بھی کچھ رقم بچ جائے گی جس سے باقی ضروریات پلاسٹک شیشہ تھیلی وغیرہ خرید لیں۔

جوشاندہ کے اجزاء، وزن اور اخراجات

نمبر شمار	نام جز	فوائد	وزن فی پیکٹ	تھوک نرخ	لاگت
1	بنفشہ	سینہ، حلق اور شکم پُر ملین اثرات کا حامل اور ہلکا نیند آور ہے	3 گرام	فی کلو-/650	1-95
2	ملٹھی	جمے ہوئے بلغم کو رقیق کرتی ہے پیشاب آور ہے نیز مقوی اعصاب ہے	10 گرام	فی کلو-/70	70
3۔	عناب	بلغم کو بذریعہ اسہال خارج کرتا ہے حرارت کو تسکین دیتا ہے	3 دانے	فی کلو-/135	28
4۔	لسوڑیاں	حلق کے ورم کو دور کر کے آواز کو صاف کرتی ہیں	10 گرام	فی کلو-/60	60
5۔	منقیٰ	اورام حلق کو تحلیل کرتا ہے ملین شکم ہے	3 دانے	فی کلو-/280	60
6۔	پروسیاؤشاں	بہتے ہوئے نزلہ کو روکتی ہے درد سینہ کو مفید ہے	3 گرام	فی کلو-/50	15
7۔	انجیر	لطیف مسہل ہے علاوہ ازیں مخرج بلغم بھی ہے	1/2 دانہ	فی کلو-/240	60
8۔	سناء مکی	دماغ کا تنقیہ کر کے ردی فضلات کو بذریعہ اسہال خارج کرتی ہے	3 گرام	فی کلو-/65	21
9۔	گاؤزبان	سانس کی نالی کو صاف کر کے گلے کی سوجن ختم کرتا ہے	4 گرام	فی کلو-/100	40
10۔	خطمی	نزلہ، زکام کے لئے بہت مفید و موثر ہے	1 گرام	فی کلو-/160	16
11۔	خبازی	آواز کو صاف کرنے کے لئے لاجواب ہے	1 گرام	فی کلو-/100	10
12	"6x"4	کی پلاسٹک شیشہ کی ڈبل تھیلی میں لیبل درمیان میں رکھ کر پیک کریں	2 عدد	فی کلو-/160	26
13	لیبل	"3 ضرب اڑھائی انچ چھپوا کر یا فوٹو کاپی بنوا کر فی لیبل حساب کر کے جمع کر لیں	42 گرام		6.01

پیکنگ

پیکنگ کرتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھیں۔

1۔ تمام اجزاء صاف ستھرے مٹی تنکوں وغیرہ سے پاک کر کے پیک کریں یہ کامیابی کا اولین زینہ ہے اس امر میں کوتاہی نہ کرنا بفضل اللہ تعالیٰ کامیابی کا ضامن ہے۔

2۔ اخباری صفحہ کے ایک چوتھائی حصہ کے برابر 10 کاغذ تیار کر لیں اور ترتیب کے ساتھ بچھاویں اور ہر جز کا وزن کرنے کے بعد 10 کاغذوں پر رکھتے جائیں برابر۔ برابر مثلاً بنفشہ فی پیکٹ 3 گرام شامل کرنا ہے لہٰذا 30 گرام بنفشہ تول کر 10 برابر حصوں میں تقسیم کرتے جائیں ملٹھی کے مناسب سائز کے دو ٹکڑے کم و بیش 10 گرام ہوتے ہیں۔ اس طرح عناب، منقیٰ وغیرہ دانے گن کر شامل کریں آخر میں وزن کی کوالٹی ضرور چیک کریں کہ فی پیکٹ وزن درست ہے آیا سارے پیکٹ ایک ہی وزن کے ہیں یا نہیں غیر معمولی فرق ہونے کی صورت میں تقسیم کی طرف خصوصی توجہ کریں شروع شروع میں دس پیکٹ کی بجائے پانچ پانچ پیکٹ فی سیٹ سے آغاز کر لیں اس صورت میں بنفشہ 5x3 = 15 گرام تول کر پانچ کاغذوں پر تقسیم کر دیں اسی طریق سے باقی اجزاء بھی شامل کرتے جاویں۔

3۔ لفافے میں ڈالتے وقت کاغذ کا ایک سرا رول کی شکل میں گول کر کے لفافے کے اندر داخل کر دیں اور ہلکے سے جھٹکے کے ساتھ کاغذ کو باہر کھینچ لیں اس طریق سے بآسانی پیکنگ ہوگی۔

4۔ شیشہ پلاسٹک کی تھیلی کو ڈبل کر کے پیکنگ کریں درمیان میں جوشاندہ کے اجزاء اور بیرونی طرف لیبل ڈال کر سیل کر لیں بعد ازاں ایک ایک درجن جوشاندہ مناسب سائز کے پلاسٹک لفافہ میں بڑا لیبل رکھ کر سیل کر لیں۔ اگر بڑے سائز کا لیبل نہ ہو تو وہی لیبل درجن والی پیکنگ میں بھی رکھا جا سکتا ہے درجن والی پیکنگ کے لئے شیشہ پلاسٹک کا لفافہ خریدیں کیونکہ یہ شفاف ہونے کے ساتھ کمزور بھی ہوتا ہے لہٰذا اس کام کے لئے عام پلاسٹک لفافہ ہی بہتر ہے جو کہ قدرے مضبوط ہے۔

مارکیٹنگ

مارکیٹنگ کرتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھیں۔

1۔ دکاندار اسی برانڈ کو زیادہ فروخت کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس پر زیادہ منافع ہو لہٰذا دکان دار کو معقول کمیشن دیں مثلاً اگر فی پیکٹ 3 روپیہ بچت ہے تو دکاندار کو -/2 روپیہ کمیشن دیں اور اپنے لئے پھر ایک روپیہ رکھیں۔

2۔ میڈیکل سٹورز، کریانہ سٹورز، جنرل سٹورز، بیکرز، پنساری اور حکماء حضرات آپ کے ممکنہ گاہک ہو سکتے ہیں لہٰذا اچھی خوب چلتی ہوئی دکانوں پر دو۔ دو تین تین پیکٹ بطور نمونہ مفت بھی پیش کریں بقول شخصے ''سچائی تجربہ کی محتاج ہے''

3۔ سائیکل پر بآسانی سپلائی ہو سکتی ہے تین صد پیکٹ جوشاندہ کا وزن تقریباً پندرہ کلو بنتا ہے اور تقریباً ہزار دو ہزار روپیہ سیل ہو سکتی ہے۔ خاکسار نے یہ مضمون بطور خاص ان بیروزگار احباب کے لئے پیش کیا جو زیادہ انوسٹمنٹ نہیں کر سکتے لیکن جن کو توفیق ہے وہ اس کاروبار کو بہترین طریق پر کر سکتے ہیں اور نسبتاً زیادہ کما سکتے ہیں ''جوشاندہ'' یورپ، امریکہ، آسٹریلیا یا دنیا بھر میں کسی بھی جگہ ابال کر پلایا جائے تو کھانسی، نزلہ، زکام کو مفید و موثر ہونے کی وجہ سے مقبول ہوگا۔

☆......☆......☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم بشارت احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے اباجان محترم چوہدری رحمت اللہ صاحب آف گھسیٹ پور ضلع فیصل آباد حال ربوہ مورخہ 13 فروری 2009ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ نماز جنازہ مورخہ 15/فروری کو بعد نماز ظہر بیت مبارک ربوہ میں محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے دعا کرائی۔ مرحوم ابتدائی عمر سے ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے نمازوں کی پابندی اختیار کرنے والے تھے۔ نماز تہجد اور تلاوت قرآن کریم باقاعدگی سے کرتے۔ قیام پاکستان کے بعد سے مقامی جماعت میں لمبا عرصہ بطور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق پائی۔ مرکزی جلسوں اور اجتماعات میں سوائے اشد مجبوری کے باقاعدگی سے شمولیت اختیار کرتے۔ خدمت دین کے ساتھ ساتھ مخلوق خدا کی خدمت کیلئے ہمیشہ کوشاں رہے۔ نافع الناس وجود تھے۔ نظام سلسلہ کے اطاعت گزار اور خلفاء سلسلہ سے محبت کرنے والے تھے اور ان کی جاری کردہ تحریکات میں ہمیشہ شمولیت کی سعادت پاتے رہے۔ پانچ ہزاری مجاہدین تحریک جدید میں شامل تھے۔ 1944ء میں جلسہ مصلح موعود ہوشیار پور میں شمولیت کی سعادت پائی۔ وقف اولاد کی تحریک میں شامل ہوئے۔ مہمان نوازی کی سعادت پا کر ہمیشہ خوشی محسوس کرتے۔ جماعتی مہمانوں کی مہمان نوازی ہمیشہ ان کی زندگی کا اہم جزو رہا۔ بچوں کی طرف سے جماعتی خدمات کی خبر پا کر انتہائی مسرت محسوس کرتے اور ہمیشہ اس کی تلقین کرتے رہتے۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے خاکسار، مکرم بشیر احمد محمود صاحب ربوہ، مکرم مبشر احمد محمود صاحب جرمنی اور تین بیٹیاں مکرمہ بشریٰ محمود صاحبہ راولپنڈی، مکرمہ نصرت محمود صاحبہ جرمنی اور مکرمہ ذکیہ افضال صاحبہ حیدر آباد یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کی وفات پر کثیر تعداد میں ربوہ اور بیرون ربوہ سے احباب جماعت تعزیت کے لئے تشریف لائے۔ خاکسار جملہ افراد خاندان کی طرف سے ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہے نیز احباب جماعت سے دعا کی بھی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اباجان مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

نکاح

مکرم محمود احمد ملک صاحب ٹاؤن شپ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اس عاجز کی بیٹی مکرمہ سمیرہ محمود صاحبہ واقفہ نو کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم کاشف مرزا صاحب ابن مکرم طاہر احمد مرزا صاحب برطانیہ کے ساتھ 29/اکتوبر 2008ء کو بیت الفضل لندن میں پندرہ ہزار پاؤنڈ حق مہر کے عوض فرمایا۔ مکرمہ سمیرہ محمود صاحبہ مکرم عبدالجلیل عشرت صاحب مرحوم لاہور کی پوتی اور مکرم شمس الحق خان صاحب مرحوم روزنامہ ڈان کوئٹہ کی نواسی ہیں۔ مکرم کاشف مرزا صاحب مکرم یعقوب بیگ مرزا صاحب مرحوم جو بیسویں صدی کے شروع میں ہجرت کر کے ہندوستان سے ٹانگانیکا چلے گئے تھے کے پوتے اور مکرم نصیر احمد بٹ صاحب نیروبی حال یو۔کے کے نواسے ہیں۔ دوران نکاح حضور انور ایدہ اللہ نے مندرجہ ذیل الفاظ میں دعا کی ”دعا کر لیں اللہ تعالیٰ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ یہ عزیزہ واقفہ نو ہے آئندہ خوشیاں بھی دیکھے ہمیشہ اور اس کی نسل میں سے بھی نیک، صالح، خادم دین پیدا ہوتے رہیں“ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت بنائے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی جوڑے کے حق میں دعائیں قبول ہوں۔

درخواست دعا

مکرم ظفر اقبال صاحب ساہی مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب ساہی ڈسکہ کلاں بوجہ بلڈ پریشر بیمار ہیں کمزوری بہت ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت سے نوازے۔ آمین

مکرم بشارت احمد صاحب کارکن دارالقضاء ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ممانی جان مکرمہ حفیظاں بیگم صاحبہ بیوہ مکرم محمد رفیق صاحب ساکن راہولی ضلع گوجرانوالہ کئی سالوں سے بیمار ہیں آجکل حالت کافی خراب ہے اور سول ہسپتال گوجرانوالہ میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم چوہدری تنویر احمد صاحب بابت ترکہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب)

مکرم چوہدری تنویر احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم چوہدری بشیر احمد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 5/17 محلّہ دارالصدر برقبہ 11 مرلہ 5 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

ورثاء کی تفصیل

1۔ مکرمہ شمیم اختر النساء صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم چوہدری تنویر احمد صاحب (بیٹا)
3۔ مکرمہ تسنیم اعجاز صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرمہ ڈاکٹر طاہرہ آصف خان صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرم ڈاکٹر تاثیر احمد صاحب (بیٹا)
6۔ مکرم توقیر احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرم محمد زکریا ورک صاحب بابت ترکہ ڈاکٹر محمد اسحٰق خلیل صاحب)

مکرم محمد زکریا ورک صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے بھائی محترم ڈاکٹر محمد اسحٰق خلیل صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 5/17 محلّہ دارالعلوم غربی ربوہ برقبہ 16 مرلہ 44 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ مکرمہ محمودہ صاحبہ اور مکرم محمد یحییٰ صاحب اپنے حصوں سے محمد زکریا ورک صاحب کے حق میں دستبردار ہو چکے ہیں۔

ورثاء کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ مکرمہ محمودہ گوڈارڈ صاحبہ (بیٹی)
2۔ مکرم محمد زکریا ورک صاحب (بھائی)
3۔ مکرم محمد یحییٰ صاحب (بھائی)
4۔ مکرم محمد ادریس صاحب (بھائی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

پرس، سکول بیگ، کالج بیگ، اٹیچی اور سفری بیگ کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
دولت BAGS
ملک مارکیٹ۔ ریلوے روڈ ربوہ 0333-6708827

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ حجۃ الوداع

10ھ کے اواخر تک پورا جزیرہ نمائے عرب اسلام قبول کر چکا تھا۔ کہیں کہیں یہودیوں، عیسائیوں اور زرتشتیوں کی چھوٹی موٹی آبادیاں اپنے اپنے مذہب پر قائم تھیں لیکن وہ اسلامی مملکت کی بالادستی تسلیم کرتے تھے جو رواداری اور ان کے داخلی معاملات میں عدم مداخلت کی پالیسی پر گامزن تھی۔ یمن سے عراق کے انتہائی جنوبی صوبوں تک اور فلسطین پر اسلامی پرچم لہرا رہا تھا۔

ان حالات میں رسول اللہ ﷺ نے خرابی صحت کے باوجود حج بیت اللہ جانے کا قصد کیا۔ 25 ذیقعد 10ھ کو آپ اس حج پر جو آپ کی زندگی کا آخری حج تھا، روانہ ہوئے۔ آپ کے ہمراہ ایک لاکھ 24 ہزار صحابہ کرامؓ بھی تھے۔ ذی الحجہ کی 4 تاریخ کو صبح کے وقت مکہ مکرمہ آپ کے قدم مبارک سے مشرف ہوا اور 9 ذی الحجہ مطابق 6 مارچ 632ء کو جمعہ کے روز عرفات کا میدان اسلام کی شان وعظمت کا بہترین نمونہ بن گیا۔

اس مقام پر آپ نے دوپہر کے وقت وہ تاریخی خطبہ دیا۔ جو خطبہ حجۃ الوداع کے نام سے معروف ہے۔ اس خطبہ میں آپ نے لوگوں کو جامع طور پر دینی اور دنیوی امور کے متعلق شرعی احکام سنائے۔ اس خطبے میں حضور نے لوگوں کو اس امر سے بھی مطلع کیا کہ آپ کے وصال کا وقت قریب آ گیا ہے اور آپ اس کے بعد کبھی حج نہ کر سکیں گے۔ یہی وہ خطبہ ہے جس میں آپ نے بطور خاص عورتوں سے حسن سلوک کی نصیحت فرمائی اور لوگوں کو ان پر ظلم کرنے سے منع فرمایا آپ نے فرمایا کہ جس طرح مردوں کے حقوق عورتوں پر ہیں اسی طرح عورتوں کے بھی ان پر کچھ حقوق ہیں۔

اس حج کے موقع پر ہی رسول اکرمؐ پر وہ مشہور آیت نازل ہوئی جس کا ترجمہ ہے ”میں نے آج تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کاملہ کا اتمام کر دیا اور تمہارے لئے مذہب اسلام کو پسند کر لیا“۔

خطبہ حجۃ الوداع تاریخ اسلام کا ایک اہم واقع شمار کیا جاتا ہے اس خطبے میں حضور نے اپنی تعلیمات کا خلاصہ پیش کیا اور دین و دنیا دونوں میں کامیابی کے رموز بیان کئے۔ خطبہ حجۃ الوداع کے بعد نہ صرف حضور کی تعلیمات مکمل ہو گئیں بلکہ قرآن کی زبان میں دین بھی مکمل ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں کا اتمام بھی ہو گیا۔

COLIC REMEDY
پیٹ، معدہ، جگر، آنتیں، اپنڈکس، ایام حیض اور گردہ کے درد کے لئے بفضل خدا مفید ترین دوا قیمت 15 روپے
طبیبوں کو رعایت
بھٹی ہومیو پیتھک کلینک
رحمت بازار ربوہ: 0333-6568240

یوم مصلح موعود

(واقفین نو ربوہ)

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر انتظام مورخہ 13 فروری 2009ء کو کلاس نہم و دہم کے واقفین نو کا پیشگوئی مصلح موعود کی یاد میں ایک روزہ تربیتی پروگرام منعقد ہوا۔ صبح 8:30 بجے تمام بچے اپنے اپنے سکول کی یونیفارم اور جناح کیپ پہنے ہوئے سائیکلوں پر سوار بیت مہدی گولبازار اکٹھے ہوئے۔ جہاں سے منظم طریق پر تمام بچے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے باغ میں پہنچے۔ موسم خوشگوار تھا۔ سب سے پہلے مکرم سید خلیل احمد شاہ صاحب کی نگرانی میں گولہ پھینکنا، تھالی پھینکنا، رسہ کشی اور رومال اٹھانے کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

11 بجے علمی پروگرام شروع ہوا۔ اس میں مختلف محلہ جات کے بچوں کو نظم اور تقاریر کیلئے تیار کیا گیا تھا۔ تقاریر مصلح موعود کے متعلق عظیم پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہوئے تیار کی گئی تھیں۔ اس پروگرام کے دوران ریفریشمنٹ بھی پیش کی گئی۔

اس موقع پر مکرم ڈاکٹر عبدالوحید صاحب چائلڈ سپیشلسٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ نے 68 واقفین نو کا طبی معائنہ کیا اور بعض بچوں کو مزید چیک اپ کیلئے ہسپتال آ کر معائنہ کروانے کی ہدایات دیں۔ اس پروگرام میں 235 واقفین نو نے شرکت کی اور جماعت احمدیہ احمد نگر نے بچوں کی ریفریشمنٹ اور کھانے کا بہترین انتظام کیا ہوا تھا۔ تمام بچوں نے نماز جمعہ بیت الذکر احمد نگر میں ادا کی۔ خطبہ جمعہ میں بھی محترم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ نے سیرت حضرت مصلح موعود کے حوالہ سے بچوں کو نیک نمونہ اختیار کرنے کی نصائح کیں۔ نماز جمعہ کے بعد محترم صفدر نذیر صاحب گولیکی سیکرٹری وقف نو لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی زیر صدارت تقسیم انعامات کی مختصر تقریب منعقد ہوئی۔ مکرم محمد اکرم بٹ صاحب صدر جماعت احمدیہ احمد نگر نے جملہ پروگرام کی رپورٹ پیش کی اور تمام بچوں اور مہمانان کا شکریہ ادا کیا۔ ازاں بعد صدر مجلس نے مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے اور سیرت حضرت مصلح موعود کے حوالہ سے نصائح کیں۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ تمام مہمانوں اور بچوں کو ظہرانہ دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ تمام واقفین نو کو نیک مخلص اور خلافت سے سچا تعلق رکھنے والا احمدی بنائے۔ آمین

ہوم کمپیوٹر سروسز اینڈ ہوم کمپیوٹر ٹیوشن

● اگر آپ کو کمپیوٹر کا کوئی بھی مسئلہ ہے
● آپ کمپیوٹر سیکھنا چاہتے ہیں یا نیا کمپیوٹر خریدنا چاہتے ہیں تو ہمیں ایک فون کال کریں اور اچھی خدمت کا موقع دیں۔

محمد زاہد 0334-6200776 047-6003007

خبریں

پنجاب کو غیر مستحکم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے، نااہلی آزاد عدلیہ کا فیصلہ ہے

صدر زرداری نے کہا ہے کہ شریف برادران کیس میں سپریم کورٹ کا فیصلہ آزاد عدلیہ کا فیصلہ ہے، انہیں نااہل قرار دیئے جانے کے فیصلے کے بعد پنجاب میں احتجاج کے ذریعے جمہوریت کو غیر مستحکم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ نظر ثانی کی اپیلیں سڑکوں پر کرنا جمہوری طریقہ نہیں، امریکی سپریم کورٹ نے بش کے حق میں فیصلہ دیا تو الگور سڑکوں پر نہیں آئے تھے بلکہ انہوں نے عدالت کا فیصلہ قبول کیا اور بعد میں ڈیموکریٹک پارٹی کے صدر بنے یہی جمہوریت کی کامیابی ہے۔

عدلیہ بحال نہ کی گئی تو اس کی قیمت چکانا پڑے گی

مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ اگر آزاد عدلیہ بحال نہ کی گئی تو پھر اس کی قیمت چکانا پڑے گی۔ 16 مارچ کو ہونے والا دھرنا معزول چیف جسٹس کی بحالی تک جاری رہے گا۔ این آر او کے تحت مقدمات ختم کرانے والے قوم کی لوٹی ہوئی دولت واپس کریں۔ اسلام آباد میں وکلاء تحریک کی قومی رابطہ کمیٹی کے زیر اہتمام ہونے والی قومی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ ملک میں عہدے کے امیدوار نہیں نہ ہی وزارت عظمیٰ اور نہ ہی صدارت کی خواہش ہے صرف پاکستان چاہتے جہاں عوام کو انصاف اور ان کے حقوق مل سکیں۔

مفاہمت کی کوششیں، اسفند اور فضل الرحمن کی نواز شریف سے ملاقات

عوامی نیشنل پارٹی کے سربراہ اسفند یار ولی اور جمعیت علمائے اسلام کے امیر مولانا فضل الرحمن نے مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں نواز شریف سے ملاقات کی جس میں پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) کے درمیان کشیدگی کم کرنے، سیاسی جماعتوں کے درمیان مفاہمت اور دیگر امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ ملاقات میں نواز شریف نے دونوں رہنماؤں سے کہا کہ 25 فروری کی پوزیشن پر واپسی مسائل کے حل کیلئے لازمی ہے۔ مسلم لیگ (ن) ججوں کی بحالی کے وعدے پر قائم ہے اور کسی صورت وکلاء تحریک کی حمایت سے دستبردار نہیں ہوں گے۔ ملاقات کے بعد مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے نواز شریف نے کہا کہ دونوں رہنماؤں سے ملکی معاملات پر بات ہوئی ہے تاہم ابھی کوئی حتمی بات نہیں ہوئی، اپنی تشویش سے انہیں آگاہ کر دیا ہے۔

کرکٹ ٹیم پر حملے میں تامل ٹائیگر زبھی ملوث ہو سکتے ہیں، تحقیقات کیلئے پاکستان پر اعتماد ہے

پاکستان کے دورے پر آئے ہوئے سری لنکا کے وزیر خارجہ روہی تھا بوگولا گاما نے صدر، وزیراعظم، وزیر خارجہ اور مشیر داخلہ سے ملاقاتیں کیں۔ اس موقع پر سری لنکن وزیر خارجہ نے کہا کہ لاہور میں سری لنکن کرکٹ ٹیم پر حملے میں تامل ٹائیگرز کا ملوث ہونا خارج از امکان نہیں۔ واقعہ کی تحقیقات کرنا پاکستان کی ذمہ داری ہے اور ہمیں پاکستان پر اعتماد ہے جبکہ صدر زرداری نے کہا کہ دہشت گردوں سے نمٹنے کے لئے پاک سری لنکا مشترکہ ورکنگ گروپ قائم کیا جائے گا۔ ٹیم پر حملے کے مجرموں کو بے نقاب کیا جائے گا۔

پنجاب میں تاجروں کا 6 مارچ کو مکمل شٹر ڈاؤن کا اعلان

پنجاب میں گورنر راج کے خلاف اور شہباز شریف حکومت کی بحالی کے حق میں آل پاکستان انجمن تاجران، پاکستان بزنس فورم، لاہور انڈسٹریلسٹس اینڈ ٹریڈرز ایسوسی ایشن اور قومی تاجر اتحاد نے 6 مارچ کو پنجاب میں مکمل شٹر ڈاؤن کا اعلان کیا ہے جبکہ اس روز ریلیاں نکالی جائیں گی اور احتجاجی کیمپ لگائے جائیں گے۔

لاہور سے کالعدم تنظیموں کے 24 افراد اور رحیم یار خان سے 2 نوجوان گرفتار

دہشت گردوں کی ملنے والی موبائل فون سم سے اہم معلومات مل گئیں۔ لاہور پولیس نے 24 سے زائد مشتبہ افراد کو گرفتار کر لیا۔ ان کا تعلق کالعدم یا غیر قانونی تنظیموں سے ہے۔ لاہور میں سری لنکن کرکٹ ٹیم کے کھلاڑیوں پر حملہ کرنے والے دہشت گردوں سے مبینہ رابطے کے الزام میں پولیس نے رحیم یار خان کے قصبہ کوٹ سمابہ سے 2 نوجوانوں کو گرفتار کر لیا۔

اقصیٰ فیبرکس

لیڈیز جینٹس Bonanza شلوار قمیص جرسیاں
انڈین زنانہ سوٹ، مردانہ کھدر، واش اینڈ وئیر
ریڈی میڈ بچگانہ سوٹ مناسب قیمت
0300-7704339 اقصیٰ چوک ربوہ

نیا تعمیر شدہ مکان فوری کرایہ کیلئے خالی ہے

8/13 دارالصدر جنوبی پیچھے اعجاز بک ڈپو نزد دفتر انصار اللہ ربوہ دو باتھ روم کچن، ڈرائنگ روم، ٹی وی روم، بیڈ روم
غرض بہترین۔ باتھ صاف ستھرا ماحول
کرایہ -/7000 روپے اور سیکیورٹی اس کے علاوہ نیا تعمیر شدہ ہوادار
رابطہ 0344-7490190 0336-6909135 0347-7950349

ضرورت برائے ایم بی بی ایس ڈاکٹر

اوکاڑہ شہر کے عین وسط میں ایک رواں حالت ہسپتال کو MBBS ڈاکٹر (کرایہ یا شیئر کی بنیاد پر) ضرورت ہے ہسپتال میں ایکسرے، لیبارٹری، فارمیسی الٹراساؤنڈ روم،
مریض داخلہ اور رہائش ڈاکٹر و فیملی کی سہولیات میسر ہیں
رابطہ کیلئے لقمان احمد کچہری بازار اوکاڑہ
0442-522315-316
0300-0321-6952315

ربوہ میں طلوع وغروب 6-مارچ

طلوع فجر	5:04
طلوع آفتاب	6:28
زوال آفتاب	12:20
غروب آفتاب	6:11

لاعلاج مریضوں کا علاج

منی بیک گارنٹی | بذریعہ ٹیلی فون کروانے کی سہولت
ڈاکٹرز کیلئے ٹریننگ ورکشاپس
سجاد ہومیو اکیڈمی ربوہ 0334-6372030 047-6212694

سیل - سیل - سیل
صاحب جی فیبرکس
طالب دعا: شیخ مسعود احمد خالد ریلوے روڈ - ربوہ
047-6214300

ذہنی پریشانی، اٹھرا، بواسیر، شوگر، گرمی، کمزوری اور خارش ہر قسم کیلئے
حکیم منور احمد عزیز چک چٹھہ والے
0334-6201283 دارالفتوح شرقی گلی نمبر 1 ربوہ 6214029

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
کریڈٹ کارڈ کی سہولت موجود ہے
فون دکان 6212837 رہائش: 6214840

الفضل روم کولر

جستی کولر، گیزر، گیس اوون، واٹر کولر آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔
ہر کمپنی کا AC خریدیں اور ہمارے منظور شدہ ڈیلر سے فٹ کروائیں۔ گیس اوون، AC سروس اور مرمت کا کام کیا جاتا ہے۔ AC کے لئے سٹیبلائزرز بھی دستیاب ہیں۔ ہر قسم کا واٹر پمپ اور بورنگ کا کام بھی کیا جاتا ہے۔
نوٹ: کولر، گیزر، گیس اوون۔ ہر قسم کا AC پرانا نئے کے ساتھ تبدیل کروائیں۔
فیکٹری: 265-16-B-1 کالج روڈ نزد اکبر چوک
ٹاؤن شپ لاہور موبائل: 0300-4026760
فون نمبر: 042-5114822,5118096

FD-10